بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۰

تعارفِ خانقاہ سراجیہ

حضرتِ اقدس مولانا ابوسعد احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی گاؤں بکھڑا (ضلع میانوالی) دریائے سندھ کے سیلابی علاقے میں واقع تھا۔ آپ تکمیلِ سلوک کے بعد اسی مقام پر مسند نشین ہوئے۔ ایک بار اس قدر سیلاب آیا کہ پورے موضع کو یہاں سے منتقل ہونا پڑا۔ آپ نے موضع کھولہ میں عارضی سکونت اختیار فرمائی اور پھر اشارۂ غیبی سے موجودہ مقام پر (جو آپ کا آبائی رقبہ ہے) مستقل خانقاہ تعمیر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ جسے اپنے مرشد و مربی حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے منسوب کیا۔ تعمیرِ خانقاہ کا آغاز ۱۹۲۰ء میں ہوا اور تکمیل ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ تقریباً ۳۰ سال حضرتِ اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ دلوں کو نورِ الٰہی سے منور فرماتے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں آپ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جانشیں ہوئے اور ۱۵ سال سے زائد عرصہ تک اس خانقاہ کا حق ادا کیا۔ ۱۹۵۶ء میں آپ کا انتقال ہوا تو موجودہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وابستگانِ خانقاہِ سراجیہ کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالی۔ الحمد للہ اس خانقاہ کا فیض حضرت کے توسط سے پورے عالم میں پھیل رہا ہے۔ اللہ اس کے فیض کو عام اور تام فرمائے۔ آمین۔

تعارفِ مؤلفؒ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ مَّصَابِیْحُ النُّوْرِ فِی الظُّلُمٰتِ مَادَامَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوٰتُ.

وظیفۂ سعدیہ کے مُرتب جناب مفتی سید محمد عمیم الاِحسان رحمۃ اللہ علیہ سادات زیدیہ حسینیہ میں سے تھے۔ آپ کی ولادت ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۱ء پچنہ ضلع مونگیر میں ہوئی۔ والد ماجد حکیم سید ابوالعظیم عبدالمنان کے کلکتہ منتقل ہونے کے بعد وہیں پروان چڑھے۔ پانچ برس کی عمر میں قرآنِ حکیم ختم کیا۔ تصوف واخلاق اور فارسی کی انتہائی کتب اپنے خسر حضرت مولانا سید ابومحمد برکت علی شاہ صاحبؒ نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

ؒ سید برکت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی اور حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہما سے تمام سلاسل طریقت میں مجاز تھے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی علیہ الرحمہ نے انھیں ترویج واشاعتِ طریقہ کے لیے کلکتہ بھیجا تھا۔ آپ کے صاحبزادے سید عبدالسلام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا ابوسعد احمد خان علیہ رحمہ سے بیعت ہوئے اور تکمیل سلوک فرمائی۔ سالہا سال خانقاہ سراجیہ مقیم رہے۔ خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد ۱۹۲۲ء سے ۱۹۵۰ء تک ۱۸ سال کلکتہ میں متوسلین کو فیوض وبرکاتِ سلسلہ سے سیراب کرتے رہے۔ ۱۱ شوال ۱۲۸۶ھ میں رفیق اعلیٰ سے جاملے۔

سے پڑھیں اور انہیں سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل کیا۔ ان کے وصال کے بعد حضرت اعلیٰ مولانا ابوسعد احمد خان رحمتہ اللہ علیہ سے وابستہ ہوئے اور سندِ خلافت کے حصول کے بعد یہ رسالہ وظیفۂ سعدیہؒ آپ کی کنیت کی مناسبت سے تالیف فرمایا۔

فطرتِ الٰہی نے انہیں بلا کی ذہانت اور جودتِ طبع عطا کی تھی۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تحصیلِ علم کے دوران ہر امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوئے اور طلائی ونقرئی تمغے حاصل کیے۔ مدرسہ عالیہ سے سندِ فراغ حاصل کرنے کے بعد استاد العلماء مولانا مشتاق احمد کانپوریؒ سے معقولات، ریاضی ہندسہ، علم المواقیت اور ہئیت کی انتہائی کتابیں پڑھیں اور ہند وعرب کے مشاہیر علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔

۱۹۳۴ء میں جامع مسجد ناخدا کلکتہ کے صدر مدرس ہوئے۔ ایک سال بعد یہاں کا دارلافتاء بھی آپکے سپرد ہوا۔ چنانچہ آپ نے ایک لاکھ سے زائد فتاوے لکھے۔ تقریباً چار ہزار سے زائد غیر مسلموں نے آپ کے دستِ حق پرست پر قبولِ اسلام کیا۔ ۱۹۴۳ء میں مدرسہ عالیہ کے تدریسی فرائض پر مامور ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں زیارتِ حرمین شریفین کے لیے عازم

ؔ۔ وظیفہ سعدیہ کی اس اشاعت سے تین چار سال پہلے حضرت اقدس سیّدنا ومرشدنا، خواجہ خان محمد صاحب قبلہ (دامت برکاتہم العالیہ) سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ سے بھی آپ کی ملاقات دورانِ حج سرزمینِ حجاز میں ہوئی تھی۔

حجاز ہوئے۔ حج بیت اللہ کے بعد جب مراجعت فرمائے وطن ہوئے تو مولانا ظفر احمد عثمانی علیہ الرحمہ ملازمت سے سبکدوش ہو چکے تھے، چنانچہ مفتی صاحب کو ان کی اسامی پر مدرسہ عالیہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ فتاویٰ کے علاوہ عربی فارسی اور اردو میں تقریباً سو سے زیادہ تصنیفات ان کی یادگار ہیں۔ ان کتب ورسائل کے موضوعات تفسیر، حدیث، فقہ، اصول حدیث، اسماء الرجال علمِ کلام اور تصوف ہیں۔ فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ عنا و عن المسلمین خیر الجزاء.

برائے دفعِ شیاطین وحوادثِ دیگر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس (۳۳) آیات پڑھے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت و امان میں رہے گا۔ بحکمِ الٰہی اس پر زہر اور بد دعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و ماموں رہے گا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ تینتیس آیتیں مع سورہ فاتحہ و چہار قل ردِ سحر میں بے حد نفع بخش ہیں۔ شیاطین، چوروں اور درندوں سے پناہ ہو جاتی ہے۔ (القول الجمیل)

دفعِ امراض وسحر کے لیے پانی پر دم کر کے پیئیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

الٓمّٓ٥ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَارَیۡبَ ۛۚ فِیۡہِ ۛۚ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ٥ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ٥ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ٥ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ٥

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ۬ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗٓ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَمَا خَلۡفَھُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفۡظُھُمَا ۚ وَھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ٥ لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَیُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ۚ لَا انۡفِصَامَ لَھَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ٥ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُھُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ۬ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡٓا اَوۡلِیٰٓـُٔھُمُ الطَّاغُوۡتُ یُخۡرِجُوۡنَھُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ٥

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡٓ اَنۡفُسِکُمۡ

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قفه وَاغْفِرْ لَنَا قفه وَارْحَمْنَا قفه
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ o اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ o وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ o

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ

ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۚ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ
لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ۝
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۝ اِنَّ اِلٰـہَکُمْ
لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝
اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ ﹰالْکَوَاکِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ
مَّارِدٍ ۝ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۝
دُحُوْرًا وَّلَہُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَۃَ فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ
ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِہِمْ اَہُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ مِّنْ طِیْنٍ
لَّازِبٍ ۝

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ
فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

لَوْ اَنْزَلْنَا ہٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ
اللّٰہِ ؕ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُہَا لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ ہُوَ اللّٰہُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ۚ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝
ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ o
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ
مَافِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o

قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا o يَّهْدِىْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا o
وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا o وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ o لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ
مَآ اَعْبُدُ o وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ o وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ o
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰہِ النَّاسِ ○ مِنۡ شَرِّالۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ○ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ○ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ○

برائے دفعِ جِنّ وجُنون

اگرکسی پر جنّ وآسیب کا اثر ہو یا دماغ خراب ہوگیا ہوتو اسکو سامنے بٹھا کر اس پر یہ آیتیں پڑھ کر دم کریں: انشاء اللہ تعالیٰ مریض آسیب وجن تندرست ہوجائے گا۔ (سنن ابن ماجہ، مسند احمد)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ○
الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۛ فِیۡہِ ۚۛ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّارَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ٥

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ٥

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا
بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٥

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىٓ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ
رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا
نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ٥ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْلَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ٥

شَهِدَاللّٰهُ اَنَّهٗ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَالَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ٥

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَاخَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَالَا تُرْجَعُوْنَ ٥ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ٥ وَمَنْ
يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ لا فَاِنَّمَاحِسَابُهٗ عِنْدَرَبِّهٖ ط
اِنَّهٗ لَايُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ٥ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ
خَيْرُالرّٰحِمِيْنَ ٥

وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَامَااتَّخَذَصَاحِبَةً وَّلَاوَلَدًا٥

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ٥ فَالزّٰجِرَاتِ زَجْرًا٥ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا٥ اِنَّ
اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ٥ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

الْمَشَارِقِ o اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ o وَحِفْظًامِّنْ
كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ o لَايَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ o دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ o اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ o فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًااَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ o

هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَالرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ o هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ o هُوَاللّٰهُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَافِى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ لا وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَاوَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
حَسَدَ o

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِکِ النَّاسِ o اِلٰـهِ النَّاسِ o مِنۡ شَرِّالۡوَسۡوَاسِ ۙۙ الۡخَنَّاسِ o الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ o مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ o

ظالم بادشاہ، سرکش دشمن اور ہر قسم کے فتنے سے حفاظت کے لیے

مندرجہ ذیل دُعا صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے ظالم بادشاہ، سرکش دشمن اور ہر قسم کے فتنے سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ، وَالۡحَمۡدُلِلّٰهِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی دِیۡنِیۡ وَ نَفۡسِیۡ، بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی اَهۡلِیۡ وَمَالِیۡ، بِسۡمِ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ اَعۡطَانِیۡهِ رَبِّیۡ، بِسۡمِ اللّٰهِ خَیۡرُ الۡاَسۡمَاءِ، بِسۡمِ اللّٰهِ رَبِّ الۡاَرۡضِ وَالسَّمَآءِ، بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ دَاءٌ، بِسۡمِ اللّٰهِ اِفۡتَتَحۡتُ وَعَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلۡتُ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ، اَللّٰهُ اَکۡبَرُ، اَللّٰهُ اَکۡبَرُ، اَللّٰهُ اَکۡبَرُ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡم، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡم، تَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَرَبُّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآءُ کَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُکَ، اِجْعَلْنِیْ فِیْ جِوَارِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اِنَّ وَلِیِّ ےَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَيَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (کنزالعمال)

ناگہانی آفات اور حادثات سے حفاظت کے لیے

درج ذیل دُعا جو شخص صبح کو پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی اور اگر شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنیؒ)

غم وحزن کی مدافعت کے لیے

اگر کسی کو فکر ورنج، غم وحُزن لاحق ہو، وہ یہ دعا پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فکر کو دفع کرے گا اور خوشی وفرحت عنایت فرمائے گا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ، وَابْنُ عَبْدِکَ، وَابْنُ اَمَتِکَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُکَ، اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ، اَوْاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ، اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًامِّنْ خَلْقِکَ، اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَ نُوْرَ بَصَرِیْ، وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَ ذَھَابَ ھَمِّیْ۔ (مسند احمدؒ)

کفایتِ مہمات کے لیے

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ جو شخص ہر روز صبح اور شام سات بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کے لیے کافی ہو جائینگے۔ (ابو داودؒ، ابن السنیؒ)

حصولِ عنایتِ نبوی کے لیے

درج ذیل آیات ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھے، سلامتی وعنایتِ نبوی

شامل حال رہے گی۔ پڑھنے والا اس دن زندہ رہے گا، مقتول ہوگا نہ مضروب ہوگا۔

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

(منقول از حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ) (حرزِ سنوسیؒ)

بے خوابی اور نیند میں ڈرنے کا علاج

اگر نیند نہ آنے کی شکایت ہو یا سوتے میں ڈر جائے تو سوتے وقت یا ڈرنے کے وقت یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ○

(الترغیب)

مختلف امراض سے حفاظت کے لیے

صبح کی نماز کے بعد تین بار پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط جذام، جنون، اندھے پن اور فالج سے محفوظ رہے گا۔ (ابن السنیؒ)

درد بدن کے لیے

اگر بدن میں کہیں درد ہوتو درد کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ تین مرتبہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ۷ مرتبہ پڑھیں۔ (صحیح مسلمؒ)

دفعِ بخار ودرد کے لیے

بخار اور درد کے لیے یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (ابن السنیؒ)

زخم اچھا ہونے کے لیے

اگر کہیں زخم ہوتو شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے پھر مٹی پر رکھ کر زخم کی جگہ رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (صحیح مسلمؒ)

مریض کی شفا کے لیے دُعا

مریض پر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اگر موت مقدر نہ ہوتو اللہ تعالیٰ ضرور شفا دے گا: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ ○ (ابو داودؒ، ترمذیؒ)

درود شریف کے فضائل

(۱) درودِ شفا: یَا سَلَامُ ۱۰۰ بار، یَاشَافِیُ ۱۰۰ بار، یَاحَیُّ ۱۰۰ بار پڑھ کر اس دُرودِ شفا کو جو شخص تین بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ بحالتِ مرض ۳۱۳ بار یومیہ اگر پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے شفا دیگا۔ دُرودِ شفا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَکَشْفِ الْاَحْزَانِ وَجَلَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ○

(۲) جو شخص نمازِ صبح پڑھ کر اس سے قبل کہ کسی سے بات کرے سو بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا، تیس حاجتیں دنیوی اور ستر حاجتیں آخرت کی پوری فرمائے گا۔ مغرب کی نماز کے بعد بھی پڑھنے کا یہی فائدہ ہے۔ (القول البدیع)

(۳) یہ درود شریف یومیہ ہزار بار پڑھنا امورِ دنیا و آخرت میں برکت اور فراخیٔ معاش و ترقیٔ رزق کے لیے نہایت مفید و مجرب ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ○ (فوائدِ عثمانی شریف)

کلمہ طیبہ کے فضائل

(۱) جوشخص یومیہ ہزار بار وضو کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے۔اس پر اسبابِ رزق آسان ہوں گے۔ (کشکول کلیمی)

(۲) حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر ذکر لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ہے۔

(ترمذیؒ)

فراخیِ رزق کے لیے

یومیہ ۱۰۰ بار صبح کو یہ وظیفہ پڑھے۔اللہ تعالیٰ روزی میں برکت اور فراخی عنایت فرمائے گا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

(بیاض محمدی)

گناہوں کی معافی وفراخیِ رزق کے لیے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔ یہ وظیفہ اگر بوقتِ سحر ۱۰۱ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور روزی میں برکت اور فراخی بخشے گا۔

(وظیفۃ المساکین حضور پیر دستگیر حضرت صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ)

ادائیگیِ قرض کے لیے

اگر کوئی قرضدار ہر نماز کے بعد ۲۵ بار اور عشاء کے بعد ۱۲۵ بار یہ دُعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس کا قرض ادا ہو جائیگا:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (مسند احمدؒ، ترمذیؒ)

فضائل سورۂ یٰسٓ، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک

جو شخص سورہ یٰسٓ صبح کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجتیں پوری فرمائیگا، شام کو پڑھے تو اس کی بخشش ہو جائیگی۔ (مسند دارمیؒ)

سورہ واقعہ بعدِ مغرب پڑھے تو کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔ (جمع الفوائد)

سورہ مُلک رات کو پڑھے تو عذاب قبر سے نجات ہوگی۔ (ترمذیؒ)

گم شدہ چیز کی بازیابی کے لیے

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے، وہ یَاحَفِیْظُ ۱۱۹ بار پڑھ کر یہ آیت ۱۱۹ بار پڑھے، اللہ کی مہربانی سے گم شدہ چیز اسے مل جائے گی: یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْفِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ؕ (القول الجمیل)

سونے کے وقت کی دعائیں

بہتر ہے باوضو یا تیمّم کر کے بستر پر لیٹے۔ پھر وضو ٹوٹ جائے تو مضائقہ نہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھے، علاوہ ثوابِ اخروی کے دن بھر کے کام کی تھکن محسوس نہ ہوگی۔ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھ پر دم کرے اور سارے بدن پر پھیرے اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے۔ رات کو ہر قسم کے شر، بلا اور آفت سے محفوظ رہے گا۔ پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجٰی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ، پھر داہنی کروٹ سو جائے۔ رات کے کسی حصے میں یا صبح اٹھ کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی اور وسعت عنایت فرمائے گا۔ (صحیح بخاریؒ). وصلی اللّٰہ علی خیر خلقہٖ سیّدنا محمد واٰلہٖ وصحبہٖ وسلم والحمد للّٰہ ربّ العٰلمین.

(مفتی سید محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی سعدی غفر اللہ لہٗ)

دیگر وظائف برائے آفات وسحر وغیرہ

درود شریف ۳ بار، سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار، آیت الکرسی ۷ بار، چاروں قل ۷ بار: ان تمام کلمات مبارکہ کو پڑھ کر اپنے اور دوسرے مریضوں پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کی آفات وامراض سے نجات نصیب ہوگی۔ رہائش گاہ اور دوسرے احاطوں پر بھی پڑھ کر دم کردیں، بفضلہٖ تعالیٰ جملہ مصائب و آلام اور ہر طرح کے فتنہ اور شر سے محفوظ ومصئون رہیں گے۔

بیانِ استخارہ

استخارہ مسنون ہے اور اس کا مفہوم اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا ہے جامع ترمذی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے اور قرآن حکیم کی سورتوں کے طرح اسے سکھایا کرتے تھے۔ آسان اور اعلےٰ طریقِ استخارہ وہی ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم تک پہنچا ہے۔ اکابرِ امتؒ سے دیگر طریقہ ہائے استخارہ بھی منقول ہیں جو مجرب ہیں۔ دینی ودنیوی معاملات کے آغاز کے وقت جہاں کہیں کوئی واضح صورت متعین نہ ہو اور تردُّد لاحق ہو جائے تو اس وقت استخارہ لازمی ہے۔ استخارہ کرنے والا کبھی مایوس اور پریشان نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس کے ظاہری و باطنی امور میں مشورہ کرنے کا حکم دے تو اس سے اعراض کرنے والا یقیناً گنہگار اور بد بخت ہوگا۔

دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد اس دعا کو پڑھنا چاہیے، انشاء اللہ معاملے کی مثبت یا منفی صورت منکشف ہو جائے گی۔ اگر استخارہ کرنے والا خواب میں سبز و سفید رنگ، جاری پانی یا اس قسم کی کوئی پاکیزہ و لطیف صورت دیکھے تو معاملے کو خیر و برکت پر محمول کرے اور اسے اختیار کرے اور اگر سیاہی، آگ یا دھواں دیکھے تو اس سے باز رہے۔ دعا استخارہ تین دن یا سات دن مسلسل پڑھنے سے حقیقتِ حال واضح ہو جاتی ہے۔ جب کوئی صورتِ حال خواب میں واضح نظر نہ آئے، مگر دل میں ایک قوی جذبہ اور غالب رجحان کام کے اختیار کرنے کے بارے میں محسوس ہوتا ہو تو پھر اسے اختیار کر لینا موجبِ خیر و برکت ہوگا، ورنہ اس سے اجتناب بہتر ہے۔

دعا استخارہ میں هٰذَا الْاَمْرَ دو مرتبہ وارد ہوا ہے، استخارہ کرنے والا دونوں جگہ اپنے مقصد کا تصور کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

هٰذَاالْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَاالْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ . (بخاری شریف)

برائے زیارتِ جنابِ رسالت مآب ﷺ

ا۔ جو شخص جمعرات کو دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۱۱ بار آیۃ الکرسی اور ۱۱ بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ. وہ خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر پہلی بار شرف یاب نہ ہو تو تین جمعوں تک یہ عمل مسلسل کرنے سے انشاء اللہ اسے حضور کی زیارت نصیب ہو جائے گی۔

۲۔ جو شخص جمعرات کو دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے: صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ط وہ انشاء اللہ خواب میں جناب سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار سے مشرف ہوگا۔

(جذب القلوب الٰی دیار المحبوب، مؤلفہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نسخۂ صحیحہ

بمطابق اجازت خلیفۂ قیوم زماں سیدنا ومرشدنا حضرت مولٰنا محمد عبداللہ علیہ الرحمہ

دُعائے حِزبُ البَحرِ

بارشادِ مقدسہ

حضرت سیدی ومرشدی مولٰنا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِيْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمٰتِ وَلْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الشُّكُوكِ وَالظُّنُوْنِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُّطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ○ وَّاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ○ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْلَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ

النَّارَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ
لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَالْجِنَّ
لِسُلَيْمٰنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخِّرْلَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَکَ فِی
الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا
وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَّامَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ
شَیْءٍ ○ اس کے بعد تین مرتبہ کٰھٰیٰعٰصٓ پڑھے اور دونوں ہاتھوں کی
انگلیاں بند کرنی شروع کرے ک پر خنصر ہ پر بنصری پر وسطٰی ع پر
سبّابہ ص پر ابہام۔ دوسری مرتبہ کھولنی شروع کرے اور سب سے پہلے
ک پر ابہام کو کھولے ہ پر سبّابہ ی پر وسطٰی ع پر بنصر اور ص پر خنصر
پھر اسی طرح تیسری مرتبہ بترتیبِ بالا انگلیاں بند کرلے
اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ پر ابہام کھولے، وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ
خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ پر سبابہ کھولے، وَاغْفِرْلَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ○
پر وسطیٰ کھولے، وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ پر بنصر کھولے،
وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ پر خنصر کھولے۔ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَهَبْ لَنَا رِیْحًا طَیِّبَةً کَمَا هِیَ فِیْ عِلْمِکَ
وَانْشُرْهَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَتِکَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ
الْکَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلَنَااُمُوْرَنَامَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَاوَاَبْدَانِنَاوَالسَّلَامَةِوَالْعَافِیَةِ فِیْ دِیْنِنَاوَدُنْیَانَاوَکُنْ لَّنَاصَاحِبًافِیْ سَفَرِنَاوَخَلِیْفَةً فِیْ اَھْلِنَاوَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَآئِنَاوَامْسَخْھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَاالْمَجِیْءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰی اَعْیُنِھِمْ فَاسْتَبَقُواالصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ○ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَااسْتَطَاعُوْامُضِیًّاوَّلَایَرْجِعُوْنَ ○ یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ○ لِتُنْذِرَقَوْمًامَّآاُنْذِرَاٰبَاؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی ا لْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ○ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّاوَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّافَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ تین مرتبہ پڑھےاوردائیں ہاتھ کی ہتھیلی اور سبابہ اور بنصر کے سروں کو آہستہ آہستہ تین مرتبہ زمین پر مارے، وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْخَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ ○ تین بار، حٰمٓعٓسٓقٓ ○ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ○ بَیْنَھُمَابَرْزَخٌ لَّایَبْغِیَانِ○ حٰمٓ سر سے سامنے کی طرف اشارہ کرے، حٰمٓ دائیں

جانب، حٰمٓ بائیں جانب، حٰمٓ پیچھے، حٰمٓ نیچے کی طرف، حٰمٓ اوپر آسمان کی طرف، حٰمٓ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ تین بار، سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ اس کے بعد تین بار فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ، تین بار اِنَّ وَلِـيِّ ـيَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ سات بار حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، تین بار اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، تین بار وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

مبادیاتِ اورادواشغال

عالمِ امکاں میں یہ اصول کارفرما ہے کہ کسی مقصد کی عظمت اس کے لائحہ عمل پر منحصر ہے۔ مبادیات اور قواعد وضوابط جس قدر مستحکم اور حقیقت پر مبنی ہونگے، اسی قدر حصول مقصد میں سہولت اور پائداری نمایاں ہوگی۔ ذکرِالٰہی کے بھی مقتضیات ہیں، جن کی رعایت، مُداومتِ ذکر سے بھی اہم تر ہے۔ اورادواشغال تمام کے تمام مُثمِرِ سعاوت اور نجاتِ اخروی کا موجب ہیں۔ امامِ ربّانی حضرت مجددالفِ ثانی قدس سرہ کے نزدیک نجاتِ اُخروی علمائے اہلِ السنّت والجماعت کی آرا کے مطابق درستی عقائداوراعمالِ صالحہ کی فراہمی سے مربوط ہے۔ اعمال میں تسائل ومُداہنت اختیار کرنے والے کی مغفرت کا امکان ہے مگر فاسدُ العقائد کی مغفرت محال ہے کہ اس کے بارے میں نصِ قطعی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغفِرُ اَنْ یُّشْرِکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وارد ہے۔

عقائد کے سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ ربّ العزت کی ذات وصفات اوراس کے افعال میں کسی کوشریک وسہیم نہ ٹھہرائے، وہ ذات واجبُ الوجود ہے اور مخلوقات تمام ممکنُ الوجود، وہ ہر نقص وزوال سے منزہ ہے اور غیرذات میں اس کا حلول مستبعد ہے۔ اللہ ربُّ العزت

نے اپنی مخلوق کے ساتھ جس وسع وقرب اور احاطے کو بیان فرمایا ہے، اس کے ادراک سے فکر بشر قاصر ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے اس مقام کو یوں نظم کیا ہے۔ ؎

اتّصالے بے تکلیف بے قیاس

ہست ربُّ الناس را با نوعِ ناس

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَاتَعْمَلُوْنَ کے مطابق وہ مخلوق اور اس کے اعمال کا خالق ہے اس نے بندوں کو قدرت وارادہ سے نوازا تو ضرور ہے مگر ان کی یہ صفت حقیقی نہیں۔ ازل سے اس کا دستور ہے کہ بندہ جب کسی فعل کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنی قدرت کاملہ سے اس میں فعل تخلیق فرمادیتا ہے۔ انسان کا یہ فعل دائرہ کسب میں داخل ہے۔ خلق وکسب کا تفاوت اس مثال سے واضح طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ کوئی شخص ایک مکان کے کواڑ بند کر لے تو اندھیرا ہو جائے گا، یہ اندھیرا بعض عوامل واسباب کے بروئے کار لانے کے بعد ظہور پذیر ہوا ہے۔ اگر انسان ظلمت کے خلق پر قدرت رکھتا تو کھلے میدان میں بھی اندھیرا پیدا کر سکتا مگر فی الواقع ایسا نہیں۔ یہی فرق خلق وکسب کا ہے اور مذکورہ بالا کسب پر ہی جزاوسزا کا ترتُّب ہے۔ اسی حقیقت کی طرف قرآنِ حکیم کی آیت مبارکہ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَااکْتَسَبَتْ اشارہ کر رہی ہے۔

وہ خیر وشر کا خالقِ مطلق ہے اور ہر دو کی تخلیق میں اس کے ارادے کو دخل ہے مگر وہ معصیت سے راضی نہیں اور طاعت وعبادت میں اس کی رضا مضمر ہے یہ ارادے اور رضا کی حدِ فاصل ہے۔ قدریہ اسی باعث مجوسِ امت ٹھہرے کہ انہوں نے انسان کو اعمال کا مستقل خالق مان کر مجوسیوں کے طرز پر یزدان واہرمن دو خالق بنا لیے۔ صرف خالقِ شر کہنا اس کی ذات میں سوءِ ادب ہے بلکہ خالقُ الخیر والشر کہنا چاہیے۔

(مالا بد منه، مؤلفه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی رحمة اللّٰه علیه)

اسی طرح اللہ ربّ العزت کا استوائے عرش، آسمانِ دنیا پر آخرِ شب نزول، سمع وبصر اور چہرہ ودست سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان کی تاویل کی بجائے تفویض کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم، انبیائے سابقین علیہم السلام، کتب سماویہ، ملائکہ، سوال وجواب در قبر، حشر ونشر، میزانِ اعمال، گزارِ صراط، شفاعتِ انبیاء واولیا وصلحا، خلودِ اہلِ ایمان در جنت واہلِ معاصی در دوزخ، ان سب پر ایمان رکھنا معتقدات میں شامل ہے۔ اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ گنہگار مومن دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دراصل ایمان کمی بیشی سے بالاتر ایک ایسا لطیف جوہر ہے کہ جب وہ زمینِ قلب میں قرار پکڑ لیتا ہے تو پھر کسی قسم کی معصیت اسے زائل نہیں کر سکتی،

چنانچہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ کلمہ گو جس کے قلب میں جو کے دانے کے برابر یا ذرہ بھر یا گندم کے دانے کے برابر بھی نیکی ہوگی، بالآخر دوزخ سے نجات پا جائے گا۔

اہل السنۃ والجماعۃ کا راسخ عقیدہ ہے کہ اہلِ ایمان جنت میں داخل ہونے کے بعد رویتِ باری تعالیٰ سے سرفراز ہونگے، یہ نعمت دارین کی تمام نعمتوں سے فزوں تر اور یہ سعادت دونوں عالم کی سعادتوں سے بڑھ کر ہوگی۔ اس دولت دیدار کے بارے میں حدیث شریف میں یوں وارد ہے:

عن جرير بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انكم سترون ربكم عياناً و فى رواية قال كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر الى القمر ليلة البدر فقال انكم سترون ربكم كما ترون هٰذ القمر لا تضامون فى رويته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلٰوة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها فافعلوا، ثم قرأ: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا (متفق عليه)

و عن صهيب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل اهل الجنة الجنة يقول الله تريدون شيًاازيدكم فيقولون الم تبيض وجوهنا، الم تدخلنا الجنة، وتنجنا من النار، قال فيرفع الحجاب فينظرون الٰى وجه الله فمااعطوا شيًااحب اليهم من النظر الٰى ربهم ثم تلا للذين احسنوا الحسنٰى وزيادة (رواه مسلم) مشكوٰة المصابيح صفحه ۵۰۰ مطبوعه اصح المطابع: باب روية الله تعالٰى.

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو عیاں دیکھو گے اور دوسری روایت میں انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا: بے شک تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیدار میں کوئی چیز تم سے مزاحم نہ ہوگی اگر تم طلوع وغروب آفتاب سے پیشتر نمازوں کے سلسلہ میں (اشتغال امور کے باعث) مغلوب نہ ہو جاؤ، پس یہ ضرور انجام دو (انہیں ادا کرو) پھر آپ نے قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبها (اور طلوع وغروبِ آفتاب سے پہلے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کریں۔ (بخاری ومسلمؒ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اہلِ جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ ربُّ العزت ان سے فرمائے گا۔ کیا تم ارادہ رکھتے ہو کہ میں تمہیں کچھ زیادہ بھی عطا کروں؟ وہ کہیں گے کہ اے مولا کریم! کیا تو نے ہمارے چہروں کو منور نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں

فرمایا؟ کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات عطا نہیں فرمائی؟ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حجابات اٹھا دیئے جائیں گے پس وہ اپنے پروردگار کے چہرے کی جانب دیکھیں گے اور عنایات الٰہیہ میں سے کوئی چیز ان کے نزدیک رؤیتِ باری تعالٰی سے محبوب تر نہ ہوگی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ (جن لوگوں نے احسان اختیار کیا، انہیں اس کا عمدہ معاوضہ ملے گا اور اس پر عطائے مزید ہوگی)۔

جناب رسالت مآب ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بدولت ارشاداتِ نبوی ہم تک پہنچے، وہ راویانِ کلامِ الٰہی بھی ہیں اس بنا پر ان کی عظمت و شان کا منکر قرآنِ حکیم کا منکر ہے۔ آیاتِ اُم الکتاب ان کی صداقت، باہمی اُخوت اور اعدائے دین پر ان کی شدت کے بارے میں جابجا شاہد ہیں۔ ان کے نفوسِ قدسیہ فیضانِ صحبتِ نبوی سے مزکّی ہو چکے تھے۔ اقوال و اعمال شانِ رسالت کے آئینہ دار تھے۔ اور سیرت و کردار میں ہوا و ہوس کا شائبہ تک موجود نہ تھا۔ ان کے اختلافات سب کے سب تعمیری اور مصالحِ دینیہ کی خاطر تھے، جن کے پس منظر میں کسی قسم کی ذاتی غرض یا نفسانی خواہش نام کو نہ تھی۔ ان کے دامن دنیوی کدورت کی گرد سے کبھی آلودہ نہ ہوئے، ان کی محبت حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی محبت اور ان سے بغض جناب خاتم الرسل ﷺ سے بغض ہے۔امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ فتح کی آخری آیت کے کلمات لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ سے استدلال فرمایا ہے کہ اصحابِ رسول اللہ ﷺ کی شان و شوکت دیکھ کر غیض وغضب کا اظہار کرنے والے لوگ کفار ہیں۔

خلافت و امامت کا موضوع اصولِ دین سے متعلق نہیں مگر متشیعین کی افراط وتفریط کے پیشِ نظر علمائے حق نے اسے بھی عقائد کے درجہ میں رکھا ہے۔جناب خاتم المرسلین ﷺ کے خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں،ان کے بعد حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر

۔ان کلماتِ قدسیہ کا سیاق اس طرح ہے: كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط

ترجمہ: جیسے کھیتی، اس نے اپنا ایک پٹھا نکالا، پھر اسے طاقت دی، پھر دبیز ہوئی، پھر ساق پر کھڑی ہوئی، کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ سید عالم ﷺ کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے، برائیوں سے منع کریں گے، کہا گیا ہے کہ کھیتی سے مراد حضور ﷺ ہیں اور اس کی شاخوں سے مراد حضراتِ صحابۂ کرامؓ اور مؤمنین ہیں۔

حضرت سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور ان کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، انکی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے۔

مذکورہ بالا عقائد تمام کے تمام کلمہ توحید سے متفرع ہیں۔ باقی چار ارکان جو نماز پنجگانہ، ادائے زکوٰۃ، صومِ رمضان اور حجِ بیت اللہ شریف پر مشتمل ہیں عبادات و اعمال سے متعلق ہیں۔ ان میں آداب و شرائط مقررہ کے مطابق نماز کی ادائیگی افضل ترین عبادت اور جامع ترین عمل ہے۔ روزِ محشر سب سے پہلے اسی کا محاسبہ ہوگا، وہ کافر و مومن کے درمیان فرق

۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اجماع سے ثابت ہے، جن صدیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہترین قرار دیا ہے، ان میں پہلی صدی کے چھوٹے بڑے اور مرد و زن کے اتفاق سے اس کا ظہور ہوا ہے۔ اسی بنا پر علما نے فرمایا ہے کہ جس قدر اتفاقِ رائے اور اجماع صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر واقع ہوا ہے ایسا اتفاق و اجتماع دیگر تین خلفائے راشدینؓ میں سے کسی کی خلافت پر نہیں ہوا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کی خلافت کے آغاز میں ایک قسم کا تردد تھا اور اس صدی کے حضرات نے اس سلسلے میں غایت درجہ حزم و احتیاط بروئے کار لاکر یہ اقدام فرمایا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی افضلیت کا حکم دیا ہے۔ امام ذہبیؒ (جو اکابر محدثینؒ میں سے ہیں) نے فرمایا ہے کہ حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے کو اسی (۸۰) سے زیادہ افراد نے روایت کیا ہے۔

(مکتوب امام ربانی دفتر سوم، ہر دو حاشیے اس دفتر کے مکتوب نمبر ۲۴ کے اقتباسات کا ترجمہ ہیں)

کرتی ہے اور مومن کو قربِ ذاتِ الٰہی بخشتی ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، یہ بھی فرمایا کہ جو مومن اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کو اس طرح ادا کرے کہ جو پڑھے، اسے جانتا بھی ہو تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جس طرح اپنی پیدائش کے دن تھا۔

امامِ ربّانی حضرت مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مبتدی کو دورانِ سلوک اذکار و وظائف سے حظِ وافر نصیب ہوتا ہے لیکن منتہی ہونے پر اسے اقلیمِ فقر و عرفان میں کوئی چیز صلوٰۃِ پنجگانہ پر مداومت سے عزیز تر نظر نہیں آتی۔ کسی شخص نے امامِ ربانیؒ سے لاصلوٰۃ الا بحضور القلب کی حقیقت کے بارے میں استفسار کیا تو آپنے فرمایا: نماز میں حضورِ قلب سے مراد یہ ہے کہ نماز ادا کرنے والا اس کے فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کی طرف دھیان رکھے، قیام، رکوع و سجود اور دیگر ارکان کو بہ سکونِ تام خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے تا کہ جس جس رکن پر تجلیاتِ ربانیہ کا نزول ہے روح ان سے متلذذ ہو کر ملأ اعلیٰ کی طرف رجوع کر سکے۔

جناب عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ دارِ آخرت میں جو کیفیت رویتِ باری تعالیٰ کی ہے دنیا میں نماز اسی کیفیت

کی حامل ہے۔ جس طرح حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شبِ معراج تمام عوالم سے منقطع ہوکر حریمِ ذاتِ کبریا میں پہنچے تھے، مومن کو بعینہٖ وہی تبتل وانقطاع نماز میں میسر آتا ہے، اسی باعث وہ اہلِ ایمان کی معراج سے موسوم ہے۔ بایں طور حج، زکوٰۃ اور روزہ کو فقہی مقتضیات کی رعایت کے ساتھ ادا کرنے سے مومن کو پاکبازانِ حق کے زمرہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے اور وہ ان امور کی انجام دہی کے طفیل دنیوی معاملات میں بھی راستبازی، تقویٰ اور ورع اختیار کر لیتا ہے۔ ورع جو پرہیزگاری سے عبارت ہے، اس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! ورع اختیار کر، عبادت گزاروں میں افضل تر ہو جائے گا۔ علمائے ربانی نے حصولِ ورعِ تام کے دس عظیم اصول منضبط فرمائے ہیں۔ (مکتوباتِ امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۶۶)

(۱) غیبت سے حفظِ لسان (۲) بدگمانی سے اجتناب (۳) تمسخر سے کنارہ کشی (۴) محارم سے نگاہ کی حفاظت (۵) راست گوئی (۶) اپنی ذات پر احسانات خداوندیہ کا عرفان کہ نفس مغرور نہ ہو (۷) باطل کی بجائے حق پر انفاقِ مال (۸) نفس کو بڑائی اور استکبار سے باز رکھنا (۹) پابندیِ نماز

اور(۱۰)اہل السنۃ والجماعت کے طریق پر استقامت۔
حضرت شیخ سعدی علیہ رحمہ نے پرہیزگاری کے موضوع کو کس خوبی سے نظم کیا ہے ؎

پرہیزگار باش کہ داورِ آسماں
فردوس جائے مردمِ پرہیزگار کرد

عقائد کی درستی اور اعمالِ صالحہ کی بدولت مومن سعادتِ دارین سے بہرہ ور ہو جاتا ہے جو منشائے شریعتِ مبارکہ ہے۔

ذکرِ الٰہی کے فیوض و برکات

ذکرِ الٰہی کے بغیر کشائشِ باطن محال ہے۔ اللہ ربّ العزت نے قرآنِ حکیم میں کثرتِ ذکر اور صبح و شام تسبیح کا حکم دیا ہے۔ ذکرِ کثیر کرنے والے مرد و زن کی مغفرت اور اجرِ عظیم کی شہادت دی ہے۔ کلامِ الٰہی کو بھی سراپا ذکر سے موسوم کیا گیا ہے۔ اہلِ تصوف کی اصطلاح میں ذکرِ کثیر سے مراد سلطانُ الاذکار ہے جس سے رُواں رُواں انوارِ ذکر کے

تحت متجلی ہو جاتا ہے۔ذکر کی بہترین تعداد وہ ہے جس پر مداومت نصیب ہو۔بخاری شریف میں ہے وَکَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَیْهِ مَادَاوَمَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ اقلیمِ طریقت ذکرِ الٰہی سے آباد اور ارواحِ اولیاء اس کی تجلیات سے سرشار ہیں۔وہ قربِ الٰہی کا موجب، استقامت کی دلیل، خطراتِ نفس کا مانع، طاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد اور مکائدِ شیطانی کے خلاف اہلِ ایمان کی سپر ہے۔ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ کی نصِ قطعی اس حقیقت کی شارح ہے۔

قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ مجددیہ اور دیگر تمام سلاسلِ طریقت کے اکابر کثرتِ ذکرِ الٰہی سے ممتاز و سرفراز ہیں۔مؤسسِ خانقاہ سراجیہ حضرت مولٰنا ابوالسعد احمد خاں علیہ الرحمہ ہر روز قرآنِ حکیم کی ایک منزل تلاوت کرتے اور ساتھ ساتھ آیاتِ ربانیہ کے مطالب و مفاہیم پر فکر بھی فرماتے۔مدت مدید تک نمازِ تہجد میں پچاس بار سورۂ یٰسٓ پڑھنے کا معمول رہا۔آپ عالمِ درویشی میں حضرت خواجہ محمد سراج الدین قدس سرہ کے الطاف و عنایات کے زیرِ اثر ذکر و شغل میں اس درجہ منہمک اور مشتغل رہتے تھے کہ ذکرِ الٰہی سے اندرونی حرارت بے حد بڑھ گئی تھی اور اس کے آثار جسمِ مبارک پر اس قدر نمودار تھے کہ موسمِ سرما میں اگر جمے ہوئے گھی

کا پیالہ آپ کے سینۂ مبارک پر رکھ دیا جاتا تو گھی پگھل جاتا تھا۔ ذکر کی کثرت سے تسبیح کا مضبوط سے مضبوط دھاگا دو چار روز ہی میں بوسیدہ ہو کر ٹوٹ جاتا تھا، پھر نیا دھاگا ڈالنا پڑتا تھا۔

ذکر لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه تہلیل کہلاتا ہے وہ ایک کافر و مشرک کے عمر بھر کے کفر و شرک کو آنِ واحد میں زائل کر دیتا ہے۔ مقاماتِ عرفان کی سیر و سلوک ساری کی ساری اس سے وابستہ ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ کلمہ گو اور اس کے پروردگار کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ جنابِ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ حق میں عرض کی، اے اللہ! مجھے وہ کلمات عطا فرما کہ اگر ان کی وساطت سے میں تیری جناب میں التجا کروں تو اسے شرف قبولیت بخشا جائے۔ مولا کریم نے فرمایا کہ وہ کلمات لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه ہیں۔ موسٰے علیہ السلام نے عرض کیا: بار الٰہا! تمام بندے ان کلمات کی وساطت سے تیری بارگاہ میں دعا گو ہوتے ہیں، میں تو خصوصی کلمات کا طالب ہوں، مولا کریم نے فرمایا: اگر زمین و آسمان ایک پلڑے میں اور یہ کلمات دوسرے پلڑے میں رکھ کر دونوں کا موازنہ کیا جائے تو یہ کلمات زمین و آسمان پر بھاری ہوں گے۔ اسی طرح درود شریف کے فیوض و برکات کی کوئی حد نہیں۔ اللہ ربّ العزت اور اس کے ملائکہ جنابِ خیر الانام ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں اور اہلِ ایمان

کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ رب العزت دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ اسے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ اس کی قبولیت حتمی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس دُعا کے اول و آخر درود شریف پڑھا جائے وہ سریع الاجابت ہوتی ہے، مولا کریم کی شان رأفت سے یہ امر بعید ہے کہ اول و آخر پڑھے جانے والے درود شریف کو تو قبول فرما لے اور درمیانی التجا کو مسترد کر دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کو ایک نور عطا ہوگا، جس کی بدولت وہ پل صراط سے مانندِ برق گزر جائے گا۔ اذکار و وظائف میں استغفار نہایت اہم ہے۔ جنابِ ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا: قلوب بھی لوہے کی طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور ان کی جلا استغفار ہے، یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار ہو، وہ زہرِ معاصی کے خلاف تریاق کا حکم ہے۔ استغفار مسنونہ میں سے جسے بھی پڑھا جائے مستحسن ہے۔ کوئی بھی یاد نہ ہو تو استغفر اللہ کے دو کلمات بھی کافی ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور میں لکھا ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو بار استغفر اللہ پڑھ لے اور وہ اس رات فوت ہو

جائے تو اللہ رب العزت اسے اپنے فضل وکرم سے بخش دے گا۔ تمام اذکارِ مسنونہ سر بسر رحمت اور شفا ہیں۔ قرآنِ حکیم کی سورتوں اور بعض آیات مبارکہ کی فضیلت احادیثِ نبویہ میں بھی مذکور ہے۔ بعض اذکار اور خصوصی دعائیں ارشادات مصطفویہ پر مشتمل ہیں۔ ان سب کی وساطت سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں لطف وکرم کا طلبگار ہونا عینِ سعادت ہے اور اعراض حرماں نصیبی، مگر ذکر کرنے والا انہیں پڑھتے وقت صرف رضائے خداوندی ہی کو مقصود ومطلوب سمجھے، پھر بدایت ہی نہایت ہے اور منزلِ قبولِ الٰہی یکقدم ہے۔ مولا کریم بحرمتِ جنابِ سیدِ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تمام افرادِ امت کو ذکر کے فیوض وبرکات سے بہرہ ور فرمائے۔

ذکر کن ذکر، تا تُرا جان است
پاکیِ جاں، ز ذکرِ رحمٰن است

طریقۂ ذکرِ اسمِ ذات

استغفار ۲۵ بار، سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ا بار، سورۂ اِخلاص مع بسم اللہ ۳ بار پڑھ کر ان کا ثواب پیرانِ کبار کی ارواحِ مقدسہ کو پہنچائے، موت کو حاضر تصور کرے، پھر زبان ہلائے بغیر خیال سے دل میں اَللہ، اَللہ کہے، اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے۔ اسے وقوفِ قلبی کہا جاتا ہے۔ اثنائے ذکر ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے نزولِ فیض کا بھی خیال رہے اور تھوڑی دیر بعد عجز و نیاز کے ساتھ دل میں کہے: خداوندا مقصودِ من توئی ورضائے تو، محبت ومعرفتِ خود دہ۔ یہ باز گشت سے موسوم ہے۔ وقوف قلبی اور باز گشت ذکر کے شرائط میں سے ہیں۔ باوضو ہونا بے حد مفید ہے مگر شرط نہیں۔ بوقتِ فرصت، خواہ متعدد مجالس میں ہو، یہ ذکر ۲۴ ہزار بار کرے۔ یہ شغل مبارک تقریباً دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، وضو ہو یا نہ ہو، ذکر کی طرف دھیان لگائے رکھے۔ حتےٰ کہ وہ دل کا وصفِ لازم بن جائے۔ وباللّٰہ التوفیق وھو المستعان.

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ.

مراقباتِ مجدّدیہ

مراقبہ کا لغوی مفہوم محافظت ہے مگر اصطلاحِ تصوف میں اس سے مراد جنابِ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ سے انتظارِ فیض ہے۔ مراقبہ دراصل نصِ قرآنی وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ کی عملی ہیئت ہے۔ وہ آیاتِ الٰہیہ جو نفسِ انسانی میں مستور ہیں، ان کے مختلف انوار و لطائف میں مراقبہ ہی امتیاز کرتا ہے۔ آیتِ مذکورہ پر مزید غور کیا جائے تو یہ امر بآسانی مفہوم ہوتا ہے کہ ان آیات سے آگاہی و شہود کا حکم دیا گیا ہے۔ سالک مراقبہ کی بدولت تمام روحانی مقامات طے کرتا ہے اور اس کے باطن پر انوار و اسرارِ ربّانیہ پیہم نازل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عارف کامل درجاتِ عالیہ پر فائز ہونے کے بعد جو کچھ دیکھتا ہے، اپنے اندر ہی دیکھتا ہے۔ قلب سے لاتعین تک ساری ولایت جو سیرِ قدمی و سیرِ نظری پر مشتمل ہے، اسی سے حُصول پذیر ہے۔ اس سے دوامِ حضور میسر آتا ہے اور سالک کے رگ و پے میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہمارا سلوک خانۂ توحید کو نقب لگانے کے مترادف ہے۔ خلوت و یکسوئی

مراقبہ کے لوازم میں سے ہے۔ خلوت سے کیا مراد ہے، ملا علی قاریؒ نے شرح عین العلم میں اسے یوں بیان کیا ہے:

ثم القوم مختلفون فی سلوک طریقهم فمنهم من جعل مدار الخلوة علی خلو القلب عن غیر ذکر الرب و مشاهدة الخلق و لو کان فی مجمع الخلق. (ترجمہ: پھر لوگوں کا اپنے اپنے سلوکِ طریق میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک خلوت کا دارومدار اس پر ہے کہ دل خلق کے مشاہدہ سے فارغ ہو جائے اور اس میں ذکرِ الٰہی کے سوا کوئی چیز جاگزیں نہ رہے اگرچہ مراقبہ کرنے والے کی نشست و برخاست مخلوق کے ساتھ ہو۔)

آگے چل کر مصنّف موصوف رحمہ اللہ نے اس کی مزید وضاحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ سر کا لپیٹنا اور آنکھوں کا بند کرنا اس وجہ سے ہے کہ سالک اطمینانِ قلب سے ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو سکے، اِسے خلوت صغیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مراقبہ شروع کرتے وقت مبدأ فیض اور موردِ فیض کا لحاظ بے حد ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

نیتِ مراقبۂ احدیت فیض می‌آید برمن از ذاتے کہ مستجمع جمیعِ صفات کمال است و منزہ از ہر نقص و زوال، موردِ فیض لطیفۂ قلب من است

مراقباتِ مشارب

اوّل مراقبۂ لطیفۂ قلب : لطیفۂ قلب خود را مقابل لطیفۂ قلبِ مبارکِ سرورِ عالم صلّے اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ حال التجا کند:

الٰہی فیضِ تجلیاتِ افعالیہ کہ از لطیفۂ قلب حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم در لطیفۂ قلب حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بحرمتِ پیران کبار در لطیفہ قلبِ من القائن۔

دوم مراقبۂ لطیفۂ روح: لطیفہ رُوح خود را مقابل لطیفہ رُوحِ مبارکِ سرورِ عالم صلّے اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ حال التجا کند:

الٰہی فیضِ تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کہ از لطیفہ رُوحِ مبارکِ آں سرورِ عالم ﷺ در لطیفۂ روح حضرتِ نوح وابراہیم علیہما السلام افاضہ کردۂ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفہ رُوحِ من القائن۔

سوم مراقبۂ لطیفۂ سِرّ : لطیفۂ سِرّ خود را مقابل لطیفۂ سِرّ مبارکِ سرورِ عالم صلّے اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ حال التجا کند:

الٰہی فیضِ تجلیاتِ شیونِ ذاتیہ کہ از لطیفۂ سِرّ مبارکِ آں سرورِ عالم ﷺ در لطیفۂ سِرّ حضرت موسےٰ علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بحرمتِ پیرانِ کبار

درلطیفۂ سرّ من القائن ۔

چہارم مراقبۂ لطیفۂ خفی: لطیفہ خفی خود را مقابل لطیفہ خفی

مبارکِ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ حال عرض کند:

الٰہی فیضِ صفاتِ سلبیہ کہ از لطیفۂ خفی حضرتِ محمدؐ رسول اللہ ﷺ در لطیفۂ خفی حضرت عیسٰے علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ خفی من القائن ۔

پنجم مراقبۂ لطیفۂ اخفٰی: لطیفۂ اخفٰی خود را مقابل لطیفۂ

اخفٰی مبارکِ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ حال عرض کند:

الٰہی فیضِ تجلیاتِ شانِ جامع کہ در لطیفۂ اخفٰی مبارکِ آں سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودۂ بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ اخفٰی من القائن ۔

تنبیہ: باید دانست کہ در ہر مراقبہ لطیفہ را کہ مورد فیض است ملحوظ داشتہ ہمیں لطیفہ را از ہر یک از حضراتِ مشائخِ کرام سلسلہ تا آں سرورِ عالم ﷺ بمنزلہ آئینہ ہائے متقابلہ فرض کردہ بطریقِ تعاکس آں فیضِ مخصوص را در لطیفۂ مخصوصہ خود منعکس انگاردتا بمقتضائے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ ماموں بحصول انجامد وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

نیت مراقبۂ معیّت: مضمون آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ را ملحوظ داشتہ از صمیمِ قلب داند کہ فیض میآید از ذاتیکہ با من است و باہر ذرہ از ذرّاتِ کائنات بہ ہماں شان کہ مرادِ اوست تعالےٰ منشاء فیض دائرۂ ولایتِ صغریٰ است کہ ولایتِ اولیاء عظام وظلِّ اسماء وصفاتِ مقدسہ است، موردِ فیض لطیفۂ قلب من۔

نیتِ مراقباتِ ولایتِ کبریٰ

(وآں مشتمل برسہ دائرہ ویک قوس)

دائرہ اولیٰ ولایتِ کبریٰ: مضمون آیت کریمہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ را ملحوظ داشتہ از روئے باطن داند کہ فیض میآید از ذاتیکہ قریب تر است بمن از رگِ جانِ من بہ ہماں شان کہ مراد حق است سبحانہٗ موردِ فیض لطیفۂ نفس و لطائفِ خمسۂ عالم امرِ من است، منشاء فیض دائرہ اولیٰ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیائے عظام واصلِ دائرۂ ولایتِ صغریٰ است۔

دائرہ ثانیہ ولایتِ کبریٰ: مضمون آیت کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذراند کہ فیض میآید از ذاتیکہ مرادوست

میدارد ومن اوراد وست میدارم، منشاءِ فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ است کہ ولایتِ انبیاء عظام واصلِ دائرہ اولیٰ است موردِ فیض لطیفۂ نفس من است۔

دائرۂ ثالثہ ولایتِ کبریٰ: مضمونِ آیت کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ را ملحوظ داشتہ درخیال آرد کہ فیض میآید از ذاتیکہ مرادوست میدارد ومن اوراد وست میدارم، منشاءِ فیض دائرہ ثالثہ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیاء علیهم السلام واصلِ دائرہ ثانیہ است موردِ فیض لطیفۂ نفسِ من است۔

قوس: مضمون آیت کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ را ملحوظ داشتہ دردل بگذراند کہ فیض میآید از ذاتیکہ مرادوست میدارد ومن اورادوست میدارم، منشاءِ فیض قوسِ ولایتِ کبریٰ است کہ اصلِ دائرۂ ثالثہ است موردِ فیض لطیفۂ نفس من است۔

مراقبۂ اسم الظّاہر: فیض میآید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسم الظّاہر موردِ فیض لطیفۂ نفس ولطائفِ خمسۂ عالمِ امرِ من است۔

مراقبۂ اسم الباطن: فیض میآید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسم

الباطن منشاء فیض دائرۂ ولایتِ علیا است کہ ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ است، مورد فیض عناصرِ اربعۂ من سوائے عنصر خاک۔

مراقبۂ کمالاتِ نبوّت: فیض میآید از ذاتِ بحت کہ منشاء کمالاتِ نبوّت است مورد فیض لطیفۂ عنصرِ خاکِ من است۔

مراقبۂ کمالاتِ رسالت: فیض میآید از ذاتِ بحت کہ منشاء کمالاتِ رسالت است مورد فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبۂ کمالاتِ اولوالعزم: فیض میآید از ذات بحت کہ منشائے کمالاتِ اولوالعزم است مورد فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبۂ حقیقت کعبۂ ربّانی: فیض میآید از ذات بحت کہ مسجود الیہ جمیعِ ممکنات و منشاء حقیقتِ کعبۂ ربانی است مورد فیض ہیئتِ وحدانیِ من۔

مراقبۂ حقیقتِ قرآن مجید: فیض میآید از مبداءِ وسعتِ بے چونِ حضرتِ ذات کہ منشاء حقیقتِ قرآن مجید است مورد فیض ہیئتِ وحدانیِ من۔

مراقبہ حقیقتِ صلوٰۃ: فیض میآید از کمال وسعتِ بے چونِ حضرتِ ذات کہ منشاء حقیقت ذات است مورد فیض ہیئتِ وحدانیٔ من۔

مراقبہ معبودیتِ صرفہ: فیض میآید از ذاتیکہ منشاء معبودیت صرفہ است مورد فیض ہیئتِ وحدانیٔ من است۔

مراقبہ حقیقتِ ابراہیمی: فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ ابراہیمی است مورد فیض ہیئتِ وحدانیِ من است۔

مراقبہ حقیقتِ موسوی: فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ موسوی است مورد فیض ہیئتِ وحدانیِ من است۔

مراقبہ حقیقتِ محمّدی: فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ محمّدی است مورد فیض ہیئتِ وحدانیِ من است۔

مراقبہ حقیقتِ احمدی: فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حقیقتِ احمدی است مورد فیض ہیئتِ وحدانیِ من است۔

مراقبہ حُبّ صرف: فیض میآید از ذاتیکہ منشاء حُبِّ صرف

است مورِ دفیض ہیئتِ وحدانیِ من است۔

مراقبۂ دائرۂ لاتعیّن: فیض میآید از ذات بحت کہ منشاء دائرۂ لاتعین است مورِ دفیض ہیئتِ وحدانیِ من است۔

سلاسلِ طریقت کا شجرہ اور ختم ہائے مبارکہ پڑھنے کی ترغیب اس کے فیوض و برکات کی اسناد اور دیگر ہدایات

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

''شجرہ طیبہ ہر روز خواندہ بعد ازاں بواسطہ آں اکابر عرضِ حاجات بہ جنابِ قاضی الحاجات ضروراست، حضرتِ مجدّد رضی اللہ عنہم دردفعِ جمیع مکروہات واداۓ دیون توجہ خواہند فرمود، بعنایتِ الٰہی ترقی ظاہر و باطن می شود''
(مکاتیب شریفہ، مکتوب نمبر ۳۵ بنام صاحبزادہ ابوسعیدؒ)

(ترجمہ: شجرہ شریف ہر روز پڑھنے کے بعد اکابر سلسلہ کے واسطہ سے قاضی الحاجات کی بارگاہ میں عرضِ حاجات کو لازم قرار دیں۔ حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ہر گونہ مصائب کی مدافعت اور قرضوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں توجہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے (اس کے باعث) ظاہری وباطنی ترقی رونما ہوتی ہے۔)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

''ہر دو شجرہ فرستادہ شد۔ یک وقت فاتحۂ پیران نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم و یک وقت فاتحۂ پیرانِ قادری علیہم الرحمہ خواندہ مقاصدِ خود بواسطۂ آنہا طلب نمودہ باشند، انشاء اللہ تعالیٰ تائید ہا خواہند یافت''

(مکاتیبِ شریفہ، مکتوب نمبر ۲۸ بنام غلام محمد خاں صاحبؒ)

(ترجمہ: ہر دو شجرے ارسال کئے گئے۔ ایک مرتبہ خواجگانِ نقشبندیہ رحمہم اللہ کی خدمت میں اور دوسری مرتبہ حضرات قادریہ رحمہم اللہ کی خدمت میں ایصالِ ثواب فاتحہ کریں، پھر ان کے واسطہ سے اپنے مقاصد کیلئے (بارگاہ ربُّ العزت میں) دُعا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تائیدِ الٰہی میسر ہوگی۔)

خواجہ محمد باقر بن شرف الدین لاہوری خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ رقم طراز ہیں۔

''عبدِ ضعیف گوید عفی عنہ: از حضرتِ پیر دستگیر منقول است کہ دریں طریق ختمِ خواجہ ہائے بزرگوارانِ قدس اللہ اسرارھم در باب حصول مرادات کارِ دعوتِ اسامی کند کہ در طرقِ دیگر است''

(کنز الہدایات، صفحہ نمبر ۱۲)

(ترجمہ: یہ عبد ضعیف (ملا باقرؒ لاہوری) خدائے تعالیٰ اسے معاف فرمائے، عرض پرداز ہے: حضرت پیر دستگیر سے منقول ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں خواجگانِ طریقت قدس اللہ اسرارھم کا ختم حصولِ مقاصد کے باب میں اسی طرح مفید ہے، جس طرح دیگر سلاسل میں اسمائے الٰہی کی دعوت۔)

مولٰنا ابو سعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

"ترتیبِ ختمِ خواجگان این است بہر نیتے ومقصدے کہ خوانند، باید کہ دست برداشتہ سورۂ فاتحہ یکبار بخواند وبعد ازاں سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار، بعد ازاں درود صد بار، بعد ازاں الم نشرح با بسم اللہ ہفتاد و نہ بار، بعد ازاں سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار، بعد ازاں سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار، بعدہٗ درود صد بار، بعد ازاں فاتحہ خواندہ ثوابِ این ختم بارواحِ حضراتِ بزرگواراں کہ ایں ختم بایشاں منسوب است، باید گزرانید زیرا کہ در تعیّنِ اسامی ایں اکابرؒ اختلاف است۔ بعد ازاں از جنابِ خداعزّ وجل حصولِ مطالب بتوسّلِ ایں بزرگواراں باید خواست وتا سرانجامِ مقصد مداومت باید نمود۔ اِنّہٗ مُیَسّرٌ لِکُلّ عَسِیرٍ ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر کہ باشد بر سبیلِ تقسیم، اما رعایتِ وتر اولیٰ است کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ وَّ یُحِبُّ الْوِتْرَ. وَاللّٰہ النّاصر والمعین.

(حاشیۂ کنز الہدایات صفحہ نمبر ۱۲، منقول از مقاماتِ مظہری)۔

(ترجمہ: ختمِ خواجگان کی ترتیب یہ ہے جس نیت اور جس مقصد کیلئے اسے پڑھیں، چاہیئے کہ (ختم پڑھنے والا) ہاتھ اٹھا کر سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار، درود شریف سو بار، سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ۷۹ بار، سورۂ اخلاص مع بسم اللہ ایک ہزار ایک بار، پھر سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار اور درود شریف سو بار پڑھے۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر اس ختم کا ثواب ان بزرگوں کی ارواح کو ہدیۂ پیش کرے جن سے یہ ختم منسوب ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں کے نام مختلف ہیں۔ پھر ان اکابر کے توسط سے بارگاہِ ربُّ العزت میں حصولِ مقصد کیلئے دُعا کرنی چاہیے اور مقصد

براری تک اس انداز پر ہمیشگی اختیار کرنی چاہیے، وہی ذات باری ہر مشکل کو آسان کرنے والی ہے۔ایک شخص اکیلا پڑھ لے یا زیادہ ہوں تو بر سبیلِ تقسیم جس طرح ممکن ہو،لیکن طاق عدد کی رعایت زیادہ مناسب ہے، کیونکہ خدائے تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے اور وہی نصرت واعانت عطا کرنے والا ہے۔)

ختم ہائے مبارکہ

ختمِ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَ هْوَالِ وَالْاٰ فَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْ فَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَااَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِي الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. ۳۱۳ مرتبہ

ختمِ جناب محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط ۵۰۰ بار اول وآخر درود شریف ۱۰۰ بار

ختمِ خواجگانِ نقشبندیہ قدس اسرارہم

سورہ فاتحہ ہفت بار، درود شریف صد بار، سورہ الم نشرح ہفتا دونہ بار، سورۂ اخلاص ہزار بار، سورۂ فاتحہ ہفت بار، درود شریف صد بار، یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ، یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ، یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ، یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ، یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، ہریک صد بار بخواند ثواب آں را بارواحِ حضراتِ خواجگانِ نقشبندیہ (یعنی از خواجہ عبدالخالق غجدوانی تا حضرت شاہ نقشبند رحمہم اللہ تعالیٰ) بہ بخشد، بطفیلِ ایشاں حاجاتِ خود از قاضی الحاجات تعالیٰ بخواہد۔

ختمِ حضرت خواجہ شاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد بار، یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پنجصد بار، درود شریف صد بار۔

ختمِ حضرت مجدّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد بار، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پنجصد بار، درود شریف صد بار۔

ختمِ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد بار، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ

الظّٰلِمِیْنَ پنجصد بار، درود شریف صد بار

ختمِ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّے اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ پنجصد بار بخواند

ختمِ حضرت شاہ احمد سعید صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد بار، یَارَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَارَحِیْمُ پنجصد بار، درود شریف صد بار۔

ختمِ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد بار، رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًاوَّ اَنْتَ خَیْرُالْوٰرِثِیْنَ ○ پنجصد بار، درود شریف صد بار۔

ختمِ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف صد بار، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پنجصد بار، درود شریف صد بار۔

شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سعدیہ

☆

خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ

کندیاں۔ ضلع میانوالی

طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے کچھ پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ شریف اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص مع بسم اللہ شریف پڑھ کر پیرانِ کرام سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ، مجدّدیہ کی ارواحِ طیّبہ کو ایصالِ ثواب کریں۔ اس کے بعد یہ شجرۂ مُبارکہ دونوں وقت ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمّد رسول اللہ ﷺ

الٰہی بحرمتِ خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمتِ صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمتِ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ

الٰہی بحرمتِ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجۂ جہاں عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عزیزاں علی رامتینی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد باباؔ سماسی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ سیّد میر کُلال رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ علاؤالدین عطّار رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت مولٰنا یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت مولٰنا محمد زاہد رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت مولٰنا خواجگی امکنگی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ العروۃ الوثقٰی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت سیّد نور محمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمتہ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ مجدد مأ تہ الثالث عشر نائب جناب خیرالبشر خلیفۂ خدا مروّجِ شریعتِ مصطفٰے حضرت مولٰنا وسیدنا عبداللہ المعروف بہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شاہ ابوسعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ قیومِ زماں حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ قیومِ زماں قطب دوراں محبوبِ ربّ العٰلمین حضرت مولٰنا و سیدنا ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ سیدنا و مرشدنا مخدوم العالم قبلہ حضرت مولٰنا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ سیدی و مرشدی و مولائی قبلہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدّ ظلّہ العالی

برفقیر حقیر خاکپائے بزرگان، لاشئے مسکین ....عفی عنہٗ

رحم فرما محبت و معرفت و جمعیّت ظاہری و باطنی و عافیت دارین و بہرۂ کامل از فیوض و برکاتِ ایں بزرگان روزیٔ ما کن۔ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِا لصّٰلِحِیْنَ. اٰمِیْنَ

شجرۂ منظومہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

علیٰ صاحبہا التحیۃ والتسلیم

مُحمد مُصطفٰے، صدیقِ اکبرؓ، حضرتِ سلماںؓ — امام قاسم و جعفر سے پھر جاری ہوا فیضاں
جنابِ بایزید و پیرِ خرقاں، بوعلی، یوسف — ہے عبدالخالق و عارف کا سارے فقر پر احساں
ہوئے محمود سے رامتینی، بابا، کلالِ میر — امام نقشبنداں سے علاؤالدّین عالی شاں
جہاں چرخی، عُبیداللہ، زاہد سے ہوا روشن — بنے درویش، امکنگی سے باقی صاحبِ عرفاں
مجدّدِ الفِ ثانی، حضرتِ معصوم، سیف الدّین — ہوئے نور محمد کے مُبارک جانشین جاناں
سراج و حضرتِ بو سعد، عبداللہ سے چمکا — سراجیہ کا ہر ذرہ مثالِ نیرِ تاباں
متاعِ جاں نثارِ حضرت خان محمد ہے — امامِ پاکبازاں، نورِ عرفاں، ہادیٔ دوراں

الٰہی سب کے صدقے میں رہے مجھ پر کرم تیرا
شفاعت سرورِ عالم کی محشر میں عطا فرما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

وظیفہ سعدیہ

اِذَا ضَاقَ صَدْرِيْ عَنْ مَّكَائِدِ حُسَّدٍ

اَوِارْتَاعَ قَلْبِيْ مِنْ مُّحَاسَبَةِ الْغَدِ

اَوَيْتُ اِلٰى غَوْثِيْ وَغَيْثِيْ وَقُدْوَتِيْ

مَلَاذِيْ وَمُنْيَتِيْ أَبِي السَّعْدِ اَحْمَدٍ

مرتبہ: حضرت مولانا مفتی سید محمد عمیم الاحسان نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مع افادات

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو
اور صبح و شام اسکی تسبیح بیان کرو۔ (القرآن الحکیم)

✳

فہرست

مضمون	صفحہ
تعارفِ خانقاہِ سراجیہ	۱
تعارفِ مؤلفؒ	۲
برائے دفعِ شیاطین وحوادثِ دیگر	۵
برائے دفعِ جن وجُنون	۱۰
ظالم بادشاہ وفتنوں سے حفاظت کے لیے	۱۴
آفات وحادثات سے حفاظت کے لیے	۱۵
غم وحزن کی مدافعت کے لیے	۱۶
کفایتِ مہمات کے لیے	۱۶
حصولِ عنایتِ نبوی کے لیے	۱۶
بے خوابی اور نیند میں ڈرنے کا علاج	۱۷
مختلف امراض سے حفاظت کے لیے	۱۷
دردِ بدن کے لیے	۱۸
دفعِ بخار ودرد کے لیے	۱۸
زخم اچھا ہونے کے لیے	۱۸
مریض کی شفا کے لیے دعا	۱۸
درود شریف کے فضائل	۱۹
گناہوں کی معافی وفراخیِ رزق کے لیے	۲۰
ادائیگیِ قرض کے لیے	۲۱
فضائل سورۂ یٰس، سورۂ واقعہ، سورۂ ملک	۲۱
گم شدہ چیز کی بازیابی کے لیے	۲۱
سونے کے وقت کی دعائیں	۲۲
دیگر وظائف برائے آفات وسحر وغیرہ	۲۳
بیان استخارہ	۲۳
برائے زیارتِ جنابِ رسالت مآب ﷺ	۲۵
دعائے حزب البحر	۲۶
مبادیاتِ اوراد واشغال	۳۰
ذکرِ الٰہی کے فیوض وبرکات	۴۰
طریقۂ ذکرِ اسمِ ذات	۴۵
مراقباتِ مجدّدیہ	۴۶
مراقباتِ مشارب	۴۸
شجرہ اور ختم ہائے مبارکہ پڑھنے کی ترغیب	۵۴
ختم ہائے مبارکہ	۵۷
شجرۂ شریف	۶۰
شجرۂ منظومہ	۶۴